بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

یوم جمعہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی تک کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت علالت طبع کی وجہ سے ایک ماہ کی رخصت پر ہیں۔

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب امرت سر سے واپس آ گئے ہیں۔

جلد ۳۰ | ۱۷ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش | ۳۰ ربیع الاول ۱۳۶۱ ھ | ۱۷ ماہ اپریل ۱۹۴۲ء | نمبر ۸۷

روزنامہ الفضل قادیان — ۳۰ ربیع الاول ۱۳۶۱ ھ

مسلمانانِ چین کو "زمزم" کا مشورہ

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے چین میں گورنمنٹ ہند کے ایجنٹ جنرل مقرر ہونے پر احراری اخبار "زمزم" (۱۵ اپریل) نے ایک نوٹ لکھا ہے۔ جس میں آنریبل چودھری صاحب موصوف کے متعلق یہ لکھتے ہوئے۔ کہ:۔

"ہم سر موصوف سے یہ تو نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ چین کے مسلمانوں میں اپنے خیالات کی اشاعت نہ کریں۔ اور قادیانی لٹریچر کو چین میں فروغ نہ دیں۔ کیونکہ سرکاری نمائندہ ہونے کی حیثیت سے تو وہی بہتر جان سکتے ہیں کہ انہیں اپنے مذہبی خیالات کی اشاعت کا کہاں تک حق حاصل ہونا چاہیئے"

"مسلمانانِ چین کو مشورہ" دیا ہے۔ کہ:۔

"البتہ ہم مسلمانانِ چین سے ضرور عرض کریں گے۔ کہ اگر ان کے کانوں میں قادیانیت کی بھنک پڑے۔ تو وہ ہندوستان کی طرف رجوع کریں۔ کیونکہ اس زہر کا تریاق صرف یہیں سے دستیاب ہو سکتا ہے"

قطع نظر اس سے۔ کہ مسلمانانِ چین اس "مشورہ" کو کچھ وقعت دینے کے لئے تیار ہوں گے۔ یا نہیں۔ اور یہ "مشورہ" ان تک رسائی بھی حاصل کر سکے گا۔ یا نہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ "زمزم" نے اسے پیش کرنے کی جرأت کیونکر کی جس ہندوستان کی طرف فوراً رجوع کرنے کے لئے مسلمانانِ چین سے کہا گیا ہے۔ کیا وہ وہی نہیں ہے جس میں احمدیت نے ایک نازک کونپل کی صورت میں رونما ہو کر خدا تعالےٰ کے فضل سے تناور درخت کی شکل اختیار کر لی ہے۔ وہ تناور درخت جس کے متعلق احمدیت کے بڑے بڑے معاندین بھی اب یہ اعتراف کر رہے ہیں۔ کہ اس کی شاخیں دنیا کے دور دور کے ملکوں تک پھیل چکی ہیں۔ اور بڑے بڑے اہلِ علم اس کے سایہ میں بیٹھنا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتے ہیں۔ "زمزم" کو معلوم ہے۔ کہ مولوی ظفر علی صاحب آف "زمیندار" اسی ہندوستان میں بسنے والے ان لوگوں میں سے ایک ہیں۔ جنہوں نے اپنی ساری زندگی احمدیت کی مخالفت میں ضائع کر دی اور جو احمدیت کی ابتداء سے لے کر آج تک اس کے خلاف ناخنوں تک کا زور لگانے والوں کی صفِ اول میں ہیں۔ لیکن ان کا بیان ہے۔ کہ:۔

"یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین۔ اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں" (زمیندار ۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

پس جب ہندوستان کے رہنے والے چھوٹے بڑے اپنی نصف صدی کی سر توڑ کوششوں کے باوجود احمدیت کو تناور درخت بننے سے روک نہیں سکے۔ اس کی روز افزوں ترقی میں حائل نہیں ہو سکے۔ اور اس کے اثرات کو زائل نہیں کر سکے۔ بلکہ ہر موقعہ اور ہر میدان میں انہیں ناکامی کا موتہہ دیکھنا پڑا ہے۔ تو مسلمانانِ چین ان کی طرف رجوع کر کے سوائے اس کے کیا سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ کہ خدا کے کاموں کو کوئی روک نہیں سکتا۔ احمدیت بھی چونکہ خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کی اصلاح کے لئے قائم کی ہے۔ اس لئے باوجودیکہ اس کے پاس ظاہری سامان نہ تھے۔ اور نہایت کمزور حالت میں تھی۔ کوئی اس کی ترقی اور اشاعت کو نہیں روک سکا۔ اس غرض کے پیشِ نظر ہم بھی مسلمانانِ چین کو یہی مشورہ دیں گے۔ کہ صداقتِ احمدیت سے آگاہ ہونے کے لئے وہ ضرور ہندوستان کی طرف رجوع کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ احمدیت نے ان لوگوں کے مقابلہ میں جو بہت بڑے ساز و سامان رکھتے تھے۔ جن کے بڑے جتھے تھے۔ جنہیں اپنے علم پر گھمنڈ تھا کس طرح عظیم الشان فتح حاصل کی۔ اور خود "زمزم" کے اس چند سطری نوٹ میں بھی اس فتح کے نشانات پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"ان کا نظام اور کاروبار بہت وسیع ہے اور غیر ممالک میں بھی ان کے مشن قائم ہیں اور جب ہم ان کی مساعی کا مقابلہ اپنی جماعتوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ تو بلا اختیار ہمیں قادیانی مبلغین کی مساعی کی داد دینی پڑتی ہے"

غور فرمایئے۔ یہ نظام اور کاروبار کی وسعت۔ یہ غیر ممالک میں تبلیغی مشنوں کا قیام اور یہ جماعت احمدیہ کی مساعی جن کا مقابلہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی مساعی کے ساتھ کرتے ہوئے "زمزم" بھی جماعت احمدیہ کی مساعی کی داد دے رہا ہے۔ کیا اس بات کا ثبوت نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت جماعت احمدیہ کے شاملِ حال ہے۔ اور ہر حق پسند کے لئے احمدیت کی صداقت کی یہی دلیل کافی ہے۔ "زمزم" کی داد "بلا اختیار" ہی سہی۔ لیکن اس طرح اس کی اہمیت کم نہیں ہوتی۔ بلکہ بڑھتی ہے کہ مجبور کر کے اس کے موتہہ سے نکل رہی ہے۔

پس جبکہ "زمزم" کی اپنی یہ کیفیت ہے تو اسے مسلمانانِ چین سے بھی ایسی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ احمدیت کا ذکر سنتے ہی ششدر رہ جائیں گے۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ آج سے بہت عرصہ قبل احمدیت کا ذکر چین میں پہونچ چکا ہے۔ اور خدا کے فضل سے قبولیت حاصل کر رہا ہے۔ مولوی ظفر علی صاحب کا وہ فقرہ جس میں انہوں نے بلا اختیار اکنافِ عالم میں احمدیت کی ترقی کا ذکر کیا ہے۔ اس میں بھی "چین" کا نام موجود ہے۔ علاوہ ازیں حال ہی میں اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" (۳۰ مارچ ۱۹۴۲ء) میں مسلمانانِ چین کے جو حالات چھپے ہیں۔ ان میں ایک موقعہ پر لکھا ہے:۔

"دوسرے مراکز کیفنگ (ہونان) ہیچانگ (شرقی کانو) اور کنگ (یونان) ہیں۔ جہاں تقریباً تمام مسلمان سُنّی ہیں۔ صرف ایک چھوٹا سا فرقہ جس کا نام جبریہ ہے۔ صوفی خیالات کا [illegible]

نوجوان مسلمانوں کا ایک طبقہ احمدیہ جماعت سے گہری دلچسپی لے رہا ہے۔ اور تبلیغی سرگرمیوں میں کامیاب طور پر مصروف ہے ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ نے سعید روحوں کو احمدیت کی طرف خود کھینچ کھینچ کر لا رہا ہے۔ پس احمدیت جس طرح اکناف عالم تک پھیلنے اور وسعت پذیر ہونے کے لئے کسی انسان کی محتاج نہیں۔ اسی طرح کوئی انسانی طاقت اس کے رستہ میں حائل بھی نہیں ہو سکتی۔ "زمزم" اور اس کے ہم خیال لوگوں کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ اور اس خود بینی سے سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ وہ خدا جو "زمزم" جیسے معاند کو بے اختیار بنا کر ان کے قلم سے جماعت احمدیہ کی مساعی کی داد دلا سکتا ہے۔ وہ حق و صداقت کے متلاشیوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق بھی عطا کر سکتا ہے ۞

ترجمۃ القرآن کی اشاعت میں حصہ لینے والے احباب

ترجمۃ القرآن انگریزی کی اشاعت کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت پندرہ ہزار روپیہ ایک ماہ کے اندر اندر فراہم کرنے کا جو اعلان کیا گیا ہے۔ اس میں رقوم آنی شروع ہو گئی ہیں۔ دوسرے احباب کو بھی چاہیئے کہ جلد توجہ فرمائیں۔ بطور قرض جو رقم بھیجی جائے۔ وہ کم از کم پچاس روپے کی ہونی چاہیئے۔ البتہ ترجمۃ القرآن کی قیمت کے طور پر دس روپے فی کاپی کے حساب ارسال کی جائے۔

حسب ذیل رقوم کی اطلاع محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو موصول ہوئی ہے۔

(۱) خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال — ایک سو روپیہ
(۲) چوہدری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار نواں شہر ملتان — ایک سو روپیہ

دوسرے احباب کو جلد محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام رقوم ارسال کرنی چاہئیں۔

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ضروری اعلان

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کا مقررہ مجموعی بجٹ سال رواں ۲۵۰۰۰ روپیہ ہے۔ جس میں سے اس وقت تک صرف مبلغ ۲۲۳۲۳ روپیہ وصول ہوا ہے۔

اب مالی سال کے اختتام میں تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے اس عرصہ میں کوشش کر کے بقیہ رقم پوری کر دیں۔ نیز جملہ احمدی احباب سے بھی گزارش ہے۔ کہ اپنا اپنا چندہ جلسہ سالانہ ۳۰ اپریل تک ادا فرما کر کارکنان سے تعاون فرمائیں۔

ناظر بیت المال قادیان

احمدی نوجوان سے

اے جوانِ احمدی اٹھ ہمت مردانہ کر
عاشقی کے رشتہ محکم کو محکم تر بنا
پردۂ شب چاک ہو جاتا ہے ہنگامِ سحر
بخت اچھے تھے جو تو اس میکدے میں آ گیا
درد و سوزِ عشق سے بیگانہ ہے مسلم کا دل
سوز سے خالی ہے صدیوں سے مؤذن کی اذاں
جاں نثاری کا تقاضا ہے کہ تو پروانہ وار

دل کو محوِ جستجوئے جلوۂ دُنیا نہ کر
عشق میں دل حاضر و موجود سے بیگانہ کر
ظلمتوں کو نور کی قندیل کا پروانہ کر
شکر کا سجدہ بجا لا خدمتِ میخانہ کر
تو اسے پھر آشنائے جلوۂ جانانہ کر
تو اسے پھر ایک آوازِ دلِ دیوانہ کر
عشق کی راہوں پہ چل انجام کو دیکھا نہ کر

"ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی"
اُٹھ کہ جا موج سے طوفاں کی کچھ پروا نہ کر

عبد المنان ناہید

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کوئی آفت دُور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو

کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی۔ جب تک آسمان سے حکم نہ ہو۔ اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی۔ جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔ سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو۔ نہ شاخ کو۔ تمہیں دُعا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے۔ مگر ان پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے۔ اور آخر وہی ہو گا جو خدا کا ارادہ ہو گا۔ اگر کوئی طاقت رکھے تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے۔ اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے۔ کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو۔ کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے۔ ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے اب زمین پر کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ"۔ (کشتی نوح صفحہ ۲۸-۲۹)

سزا ذہن کو تیز کرتی ہے

موجودہ زمانہ میں کثرت تعلیم اور مغربی تہذیب کی وجہ سے عام نوجوانوں میں یہ بد عادت پیدا ہو چکی ہے۔ کہ جب کسی سے کوئی قصور یا جرم سرزد ہو جائے۔ تو وہ اسکو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس کوشش میں وہ انتہٰی تگ و دو کرتے ہیں کہ الامان۔ بعض اوقات اس دوڑ دھوپ میں بعض نوجوان کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے جرم اور قصور پر اپنے جھوٹ اور جھوٹی کوششوں سے پردہ ڈال لیتے ہیں۔ اور بعض باوجود جھوٹی کوششوں کے پھر بھی کامیاب نہیں ہوتے۔ اور ناکامی کا مونہہ دیکھتے ہیں۔ اور اس طرح پر نہ صرف انہوں نے ایک قصور کیا ہوتا ہے۔ بلکہ جھوٹ بول کر اور جھوٹی کوششیں کر کے ایک اور گناہ کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔

عام نوجوان جھوٹ کے نقصانات کو سمجھیں یا نہ سمجھیں لیکن امت محمدیہ کا کوئی فرد اس سبق کو نہیں بھول سکتا۔ جو اس کو اس کے آقا نے سکھایا ہے۔ مگر افسوس کہ بعض مسلمانوں میں بھی یہ مرض پڑتا جاتا ہے۔ احمدی نوجوانوں کو تو ان باتوں سے بالا ہونا چاہیئے اور ہیں۔ اور اسلامی طریق پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور کرتے ہیں۔

حق تو یہ ہے کہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ محبت کے جذبہ کے ماتحت پہلے ہی ٹھیک کام کریں۔ لیکن اگر خدانخواستہ کسی غلطی کی وجہ سے کوئی قصور سرزد ہو جائے۔ تو بجائے اس کو چھپانے کے اس کو افسران کے سامنے ظاہر کریں۔ اور اس پر نادم ہوں۔ اور افسران جو ان کو سزا دیں اس کو برداشت کریں۔ کیونکہ جب کسی سے کوئی قصور سرزد ہو۔ اور وہ اسکی سزا برداشت کرنے کے لئے تیار ہو۔ تو وہ سزا اس کے ذہن کو تیز کرتی ہے۔ اور جب انسان میں ذہانت پیدا ہو جائے تو اس کا علم لدنی بڑھنے لگتا ہے اس بارہ میں حضور اقدس کا ارشاد ملاحظہ ہو۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"حق یہ ہے کہ سزا ذہن کو تیز کرتی ہے"۔ (خطبہ جمعہ الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۳۹ء)

پھر فرماتے ہیں۔ "جب کسی سے کوئی قصور سرزد ہو۔ تو وہ اس کی سزا برداشت کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ رہے۔ کیونکہ اس کے بغیر کبھی ذہانت پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب یہ ذہانت کسی انسان کے اندر پیدا ہو جائے۔ تو پھر اس کا علم اور زیادہ ترقی کرتا ہے۔ اور جب انسان بہت زیادہ ذہین ہو جاتا ہے۔ تو اس کا علم لدنی بڑھنے لگتا ہے۔ کتابی علم صرف کتابیں پڑھنے سے بڑھتا ہے"۔ (الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۳۹ء) [illegible]

خلیفہ ـــــ اور ـــــ انجمن

سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے امتیازی مسائل کے متعلق ایک ایک بات

ایک قابلِ غور سوال

ہمارے اور غیر مبایعین کے درمیان اختلافات کا آغاز ہوئے پورے اٹھائیس برس گزر چکے ہیں۔ اسی طویل عرصہ میں کہ جو انسانی زندگی کا ایک اہم اور بہت بڑا حصہ ہے۔ اختلافی مسائل کے قریباً ہر ایک پہلو پر پوری پوری تفصیل اور شرح وبسط کے ساتھ روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ ہماری طرف سے واضح سے واضح اور روشن سے روشن حقائق اپنے مسلک کی تائید میں پیش کئے گئے بہتر سے بہتر طریق سے بار بار اپنے بچھڑے ہوئے دوستوں کو سمجھانے کی کوشش کی گئی۔ اور ان میں سے بعض نے اس سے بلاشبہ فائدہ بھی اٹھایا۔ لیکن اٹھائیس برس کی طویل مدت کے بعد آج بھی ایک گروہ ایسا موجود ہے۔ جو ان اختلافات کو قائم رکھنا چاہتا۔ اور مرکز سلسلہ سے علیحدگی پسند کئے ہوئے ہے۔ آخر یہ گروہ کیوں صداقت سے متاثر نہیں ہوتا۔ اور کیوں ابھی تک ہم سے دُور ہے؟ اس سوال پر ہر احمدی کو جو غیر مبایعین کے لئے اپنے دل میں درد رکھتا ہو۔ غور کرنا چاہیئے۔

دُو وجوہ

جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ اس کی دُو وجوہ ہیں۔ اول یہ کہ غیر مبایعین میں سے ایک طبقہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ سراسر ذاتی بُغض وعداوت رکھتا ہے۔ جس کی وجہ سے وُہ بہرصورت ہمارے مسلک اور عقائد کی مخالفت کرنا اپنی زندگی کا سب سے اہم مقصد سمجھتا ہے۔ اس طبقہ کی اصلاح کا تو سوال ہی خارج از بحث ہے۔ دوسری اہم وجہ اسی سلسلہ میں یہ ہے۔ کہ غیر مبایعین کے اکابرین نے اپنی اغراض کے پیشِ نظر اختلافات کے سلسلے کو بہت ہی وسیع اور پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اور یہ ایک قدرتی بات ہے۔ کہ جب اختلافات بڑھ جائیں۔ اور بحث کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے۔ تو عام طبائع کے لئے کوئی رائے قائم کرنا۔ اور صحیح نتیجہ پر پہونچنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ سعید الفطرت اور سلیم الطبع لوگ اور سالم فہم طبیعتیں تو بہرحال اصل حقیقت کو بھانپ جاتی ہیں۔ خواہ اس پر غلط پراپیگنڈے کے ہزاروں پردے پڑے ہوئے ہوں۔ لیکن عام لوگ اس وقت تک آسانی سے کچھ نہیں سمجھ سکتے۔ جب تک کہ زیرِ بحث معاملہ آسان انداز میں سادہ اور مختصر الفاظ میں ان کے آگے نہ رکھا جائے۔ تا وُہ بغیر کسی الجھن اور کشمکش میں پڑنے کے سہولت کے ساتھ کسی نتیجہ پر پہونچ سکیں۔

اختلاف کو وسیع کرنے کا قطعی ثبوت

۱۹۱۴ء میں غیر مبایعین کے نزدیک اختلاف اتنا معمولی تھا۔ کہ انہوں نے بار بار لکھا:۔ کہ

"اگر صاحبزادہ صاحب انجمن کے فیصلوں کو قطعی قرار دیں۔ اور پُرانے احمدیوں کی بیعت لازمی تصور نہ کریں۔ تو ان کو صدر انجمن احمدیہ کا پریذیڈنٹ۔ اور کل جماعت احمدیہ کا امیر تسلیم کر لیا جائے۔" (پیغام صلح ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء)

لیکن یہی غیر مبایعین جو صرف ایک شرط پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو امیر ماننے کے لئے تیار تھے۔ آج یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کہ:۔

"میاں محمود احمد صاحب مسئلہ کفر واسلام کو چھوڑ بھی دیں۔ تو بھی ہم ان کی مطاع الکل خلافت کو سراسر بدعت اور اسلامی اصُول کے خلاف سمجھتے ہیں۔ . . . . . ہم انہیں اس کا اہل ہی نہیں سمجھتے۔ کہ کسی مذہبی سلسلہ کی قیادت ان کے ہاتھ میں دی جائے۔"

(مرآۃ الاختلاف صـ۲)

آخر گزشتہ اٹھائیس برس میں ہم نے کوئی نئے عقائد تو بنائے نہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے موجود عقائد یقیناً ۱۹۱۴ء میں بھی تھے۔ اخباروں اور کتابوں میں شائع ہو چکے تھے۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب ان عقائد کو خوب جانتے اور سمجھتے تھے۔ پھر وُہ کونسی وجہ ہے۔ جس نے غیر مبایعین کے خیالات میں اتنا بڑا تغیر پیدا کر دیا۔ یقیناً اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ چونکہ غیر مبایعین کے اکابر اپنے ساتھیوں کو جماعت احمدیہ سے جسمانی اور ذہنی لحاظ سے زیادہ سے زیادہ دُور رکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے وُہ ہمارے عقائد اور مسلک کا ایک ایسا خوفناک تخیل ان کے قلوب میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے متاثر ہو کر وُہ کبھی اختلافات کی اصل حقیقت اور معاملہ کی اصل نوعیت کو محسوس نہ کر سکیں۔ وُہ اختلافات کو اب اتنی بھیانک اور پیچیدہ شکل دے رہے ہیں۔ کہ اگر ان کے ساتھیوں میں سے کوئی غور کرنا بھی چاہے۔ تو اس کا دماغ منتشر اور پراگندہ ہو کر رہ جائے۔ اور وُہ کسی صحیح نتیجہ پر نہ پہونچ سکے۔ جب کیفیت یہ ہو۔ تو اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ پیغامی دوستوں کے لئے حقیقت حال پر غور کرنے۔ اور اسے قبول کرنے کی راہ میں کتنی دشواریاں اور روکاوٹیں ہیں۔ اور ان کی اصلاح کے لئے ہمیں کس قدر کوشش کرنا چاہیئے!!!

مضمون کی تحریک

میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی ہے۔ کہ اختلافی مسائل میں سے ایک ایک مسئلہ کو لے کر اسے سادہ اور مختصر طریق سے بیان کیا جائے۔ اور اس کے متعلق ایک ایک ایسی بات عرض کر دی جائے۔ جو میرے نزدیک اس مسئلہ کا فیصلہ کرنے کے لئے نہایت محکم، مضبوط اور ہر قسم کے شکوک وشبہات سے بالا ہو۔ اور جس کی روشنی میں ہر شخص بغیر کسی خاص دقت یا الجھن کے ان مسائل کے متعلق یقینی اور قطعی فیصلہ کر سکے۔ ویسے تو اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے ہمارا گزشتہ اٹھائیس سالہ لٹریچر ہر مسئلہ کے متعلق قطعی اور ناقابلِ تردید دلائل سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن اگر ان میں سے صرف ایک ایک محکم دلیل عرض کر دی جائے۔ تو جملہ اختلافی مسائل مختصر۔ لیکن یکجائی طور پر سامنے آ جائیں گے۔ اور اس طرح وُہ لوگ جنہیں ان مسائل کے سارے جزئیات اور دلائل کی پوری تفصیلات پر عبور حاصل نہیں۔ یا جو غیر مبایعین کی طرف سے پیدا شدہ الجھنوں اور پیچیدگیوں میں مبتلا ہوں۔ وُہ نہایت آسانی سے صحیح نتیجہ پر پہونچ سکیں گے۔ وباللہ التوفیق۔ احباب دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ میری نیت اور ارادے کو نیک اور خالص رکھے۔ الفاظ میں اثر پیدا کرے۔ اور سعید روحوں کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

انجمن اور خلیفہ کی حیثیت

اختلافات سلسلہ پر نظر ڈالتے ہوئے سب سے پہلا مسئلہ جو ہمارے سامنے آتا ہے وُہ "خلیفہ اور انجمن کی حیثیت" ہے۔ غیر مبایعین کی طرف سے لکھا گیا ہے۔ کہ:۔

"سب سے پہلا فتنہ جو میاں محمود احمد صاحب کی پارٹی نے قادیان میں اٹھایا تھا۔ وُہ یہ تھا۔ کہ مولوی نور الدین صاحب کے سامنے یہ سوالات لا ڈالے۔ کہ آیا انجمن خلیفہ کے ماتحت ہے۔ یا خلیفہ انجمن کے ماتحت ہے!"

(پیغام ۲۶ مئی ۱۹۴۰ء)

اس مسئلہ کے متعلق غیر مبایعین کے دعویٰ کی ساری بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل تحریر پر ہے:۔

"میری رائے تو یہی ہے۔ کہ جس امر پر انجمن کا فیصلہ ہو جائے۔ اور کثرت رائے اس میں ہو جائے۔ تو وُہی امر صحیح سمجھنا چاہیئے۔ اور وُہی قطعی ہونا چاہیئے۔ . . . . . . ہر ایک امر میں صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا۔"

(پیغام ۱۹ اپریل ۱۹۱۴ء)

اس تحریر کا مطلب اور مفہوم حضور علیہ السلام کی دیگر تحریرات کی روشنی میں ہمارے نزدیک تو یہ ہے۔ کہ صرف انتظامی امور کے متعلق صدر انجمن کا فیصلہ قطعی ہوگا۔ باقی مذہبی اور اعتقادی امور میں خلیفۂ وقت ہی کا فیصلہ ناطق ہو سکتا ہے۔ لیکن غیر مبایعین چونکہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کو تسلیم کرنے کے باوجود اب خلافت کے سرے سے قائل ہی نہیں رہے۔ اس لئے ان کے نزدیک یہ تحریر ہر قسم کے انتظامی۔ مذہبی اور اعتقادی امور کے لئے خلیفۂ وقت کو نہیں۔ بلکہ انجمن کو ہی مختار مطلق اور حضور علیہ السلام کی جانشین ثابت کرتی ہے۔ چنانچہ اس تحریر کو پیش کر کے غیر مبایعین یہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ:۔

(۱) "حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے بعد انجمن کو اپنا جانشین ٹھہرایا۔ اور اس انجمن کو خود اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ اور اس کے کثرت رائے کے فیصلوں کو قطعی قرار دیا۔"

(ٹریکٹ جناب میاں محمود احمد صاحب کے نام کھلی چٹھی)

(۲) "حضرت مسیح موعودؑ کی وصیت کی رُو سے ان کی جانشین انجمن ہے۔ حضرت صاحب نے کسی فرد واحد کو اپنا جانشین نہیں بنایا۔" (پیغام ۲۶ مئی ۱۹۴۰ء)

اب جبکہ اس مسئلہ کے متعلق ہمارا اور غیر مبایعین کا نقطۂ نگاہ واضح ہو گیا۔ آئیے فیصلہ کی کوئی آسان راہ نکالیں۔

فیصلہ کی نہایت آسان راہ

اس مسئلہ کے فیصلہ کا سب سے آسان۔ بہترین اور قطعی طریق یہ ہے کہ خود اسی صدر انجمن احمدیہ کا فیصلہ پیش کر دیا جائے جس کے ہر ایک فیصلہ اور حکم کو غیر مبایعین یقینی اور قطعی تسلیم کرتے ہیں۔ سو اس انجمن کا فیصلہ مندرجہ ذیل ہے۔

"مجلس معتمدین نے اپنے ریزولیوشن نمبر ۱۹۸ مورخہ ۲۶ اپریل ۱۴ء میں بعد ارشاد صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کثرت رائے سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ....

صدر انجمن اور اس کی کل شاخہائے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۂ ثانی کا حکم قطعی اور ناطق ہوگا"

(پیغام ۵ مئی ۱۴ء)

انجمن کے اس قطعی فیصلہ کا جناب مولوی محمد علی صاحب کو بھی خوب علم ہے۔ چنانچہ وہ خود بڑی مسرت کے ساتھ فرماتے ہیں:۔

"زیادہ حصہ مجلس کے معتمدین کا صاحبزادہ صاحب کی بیعت شدہ تھا...... سیکرٹری ان کا مرید۔ ناظر ان کا مرید۔ خود وہ اس کے میر مجلس۔ ۱۵ ممبروں میں سے نو ان کے مرید" (پیغام صلح ۵ مئی ۱۴ء)

اب کسی لمبی چوڑی بحث یا الجھن میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ بات بالکل صاف ہے۔ ہم نے غیر مبایعین کی تسلیم شدہ "حضرت مسیح موعود کی جانشین انجمن" کا فیصلہ عرض کر دیا ہے۔ اگر سچ مچ وہ اس کے فیصلہ کو قطعی اور یقینی سمجھتے ہیں۔ تو پھر ان کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خلافت سے انکار کرنے کی کوئی گنجائش موجود نہیں رہتی۔ آخر ہمارے دوستوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اگر اس انجمن کا فیصلہ ان کے حق میں ہوتا۔ تو وہ اسی فیصلہ کو اپنے لئے ایک قطعی اور یقینی دلیل سمجھتے یا نہ؟ اب اگر ان کی اسی تسلیم شدہ انجمن نے ان کے خلاف فیصلہ دے دیا۔ تو کیا ان کے لئے زیبا ہے۔ کہ اس سے انکار کر دیں؟ یقیناً دنیا کا کوئی قانون اور انصاف اس طرز عمل کو جائز قرار نہیں دے سکتا؛

تمام اختلافی مسائل کے متعلق ناطق فیصلہ

لیکن بات صرف یہاں تک ہی محدود نہیں اگر غیر مبایعین دوستوں کے دلوں میں اللہ تعالےٰ کی خشیت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے واقعی محبت اور احترام موجود ہے۔ تو اس ایک امر سے ہی سارے کے سارے اختلافی مسائل کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ یہی انجمن جس کے فیصلوں کو غیر مبایعین ہر قسم کے آئینی اور مذہبی امور میں "آخری اور قطعی" قرار دے رہے ہیں۔ سارے متنازعہ فیہ مسائل کے متعلق بھی اپنا قطعی اور آخری فیصلہ صادر کر چکی ہے۔ اور یہ فیصلہ سو فی صدی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور حضور کی جماعت کے حق میں ہے۔ کیونکہ بالفاظ جناب مولوی محمد علی صاحب پندرہ میں سے نو ممبروں نے حضرت امیر المومنین کی بیعت کر لی۔ آخر غیر مبایعین کچھ ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچیں اور غور کریں کہ کیا وہ اس انجمن کو "حضرت مسیح موعود کی واحد جانشین" اور اس کے فیصلوں کو قطعی اور آخری سمجھتے ہیں یا نہیں۔ اگر سمجھتے ہیں۔ تو پھر وہ دیکھیں کہ کیا اس انجمن نے کثرت رائے سے یہ فیصلہ نہیں کیا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خلیفہ برحق ہیں۔ اور آپ کے جملہ عقائد صحیح ہیں۔ اگر یہ فیصلہ کیا ہے۔ اور یقیناً کیا ہے تو پھر وہ اپنی ضمیروں سے خود ہی پوچھیں کہ وہ کیوں اس خلافت برحق کا انکار کرتے ہیں۔ اور کونسی دلیل اپنے مسلک کی تائید میں ان کے ہاتھ میں باقی رہ جاتی ہے۔

پس اگر ہماری گزارش ان دلوں میں اثر پیدا نہیں کر سکتی۔ تو خدارا اپنے وضع کردہ اصول کا تو احترام کیجئے۔ اور اس انجمن کے "فیصلہ" کو نہ جھٹلائیے۔ جس کے فیصلوں کو "قطعی اور یقینی" قرار دینے کا خود ہی اعلان کرتے رہتے ہیں؛ (باقی)

خاکسار خورشید احمد از لاہور

نجات کا قرآنی نظریہ

عذاب جہنم غیر منقطع نہیں۔

(۲)

اصولی طور پر یہ بتانے کے بعد کہ جنت کی زندگی غیر محدود ہے۔ لیکن جہنم کی محدود۔ اب قرآن کریم کی آیات سے اس کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔

پہلا ثبوت

جنت کے متعلق خدا تعالےٰ بار بار قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ وہ ہمیشہ رہے گی۔ اور وہاں کی زندگی جاودانی ہے۔ (ا) عطاءً غیر مجذوذ (ہود ع ۹) یہ ایک ایسی عطا ہے جو کاٹی نہیں جائے گی (ب) اجرٌ غیر ممنون (سورۃ تین ع ۱) یہ ایک ایسا اجر ہے جس کی کوئی انتہا نہیں (ج) وماھم منھا بمخرجین حجر ع ۴۔ وہ اس سے کبھی نکالے نہ جائینگے لیکن دوزخ کے متعلق یہ نہیں فرمایا۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ دونوں میں کچھ فرق ہے۔ یہ فرق مندرجہ ذیل آیات میں بین نظر آتا ہے سورۂ ہود رکوع ۹ میں فرمایا فاما الذین شقوا ففی النار لھم فیھا زفیرٌ وشھیق خالدین فیھا ما دامت السمٰوات والارض الّا ما شاء ربّک فعّال لّما یرید واما الذین سُعدوا ففی الجنۃ خالدین فیھا ما دامت السمٰوات والارض الّا ما شاء ربک عطاءً غیر مجذوذ یعنی جو بدبخت ہیں وہ دوزخ میں ہوں گے۔ ان کے لئے اس میں چیخنا اور چلانا ہوگا۔ اسی میں رہیں گے۔ جب تک کہ آسمان اور زمین قائم ہیں۔ مگر (اس زمانہ تک) جب تک کہ خدا چاہے گا۔ تیرا رب جو چاہتا ہے۔ وہ یقیناً کر کے رہتا ہے۔ اور جو خوش نصیب ہوں گے۔ وہ جنت میں ہوں گے۔ اسی میں رہیں گے۔ جب تک کہ آسمان اور زمین قائم ہیں۔ اور جب تک خدا چاہے گا۔ (لیکن خدا کا منشا اور مشیت بہشت کے متعلق کیا ہے فرمایا) یہ ایک ایسی عطا ہے جو کبھی کاٹی نہیں جائے گی۔

ان آیات میں غور طلب یہ بات ہے کہ پہلے تو فرمایا کہ گنہگار دوزخ میں رہیں گے مگر ساتھ الّا ما شاء ربّک کا استثنا لگا دیا۔ یعنی تمہارا رب جب چاہے گا ان کو دوزخ سے مخلصی دیدے گا۔ پھر الّا ما شاء ربک کے بعد زیادہ تاکید کے لئے ان ربّک فعّال لما یرید وارد ہوا۔ اور بتلایا کہ دوزخ سے دوزخیوں کو ضرور نکالا جائیگا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ جو چاہتا ہے وہ کر کے رہتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ یہی چاہتا ہے۔ کہ ہر انسان کو اس کے گناہ کے مطابق سزا ملے۔ جیسا کہ فرمایا من عمل سیئۃً فلا یجزیٰ الّا مثلھا (مومن ع ۵) یعنی جو برائی کرتا ہے۔ اسے اس کی بدی کے برابر سزا دی جاتی ہے۔ سو اللہ تعالےٰ اپنی مشیت نافذ کرے گا۔ اور گنہگاروں کو سزا بھگتنے کے بعد عذاب دوزخ سے نجات دے گا۔ اسی مشیت الٰہی کی طرف الّا ما شاء ربک میں اشارہ ہے۔ اور ان ربک فعّال لما یرید فرما کر تبلایا۔ کہ مشارٌ الیہ الٰہی مشیت پوری ہو کر رہے گی۔ دوزخ کے ذکر کے بعد جنت کے ذکر میں فرمایا۔ کہ خوش بخت لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ اس کے متعلق بھی الّا ما شاء ربک فرمایا۔ لیکن ساتھ ہی وارد ہوا عطاءً غیر مجذوذ یعنی جنتی جنت میں داخل ہونگے۔ تو ہمارے فضل مرضی اور مشیت ہی سے۔ وہ وہاں رہیں گے تو اس وقت تک ہی جب تک کہ ہم چاہیں گے۔ مگر ہماری مرضی یہی ہے۔ کہ وہ وہاں ہمیشہ رہیں اور یہ انعام جنت کبھی ختم نہ ہو۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ جنت کے بیان میں ہے الّا ما شاء ربک کے ذکر سے خدا تعالےٰ نے اپنی غناء ظاہر فرمائی ہے۔ کہ ان کا اللہ تعالےٰ پر کوئی ایسا حق نہیں جس کی وجہ سے انکو جنت جیسی ابدی نعمت دی جائے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے انکو یہ نعمت عطا فرمائیگا۔ مذکورہ مضمون کی ایک دوسری آیت بھی ہے۔ جو یہ ہے قال النار مثوٰکم خالدین فیھا الّا ما شاء اللہ ان ربک حکیمٌ علیم (انعام ع ۱۵) اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ کہ آگ تمہارا ٹھکانا ہے

اسی میں رہو گے۔ مگر (اسی زمانہ تک) جبتک کہ خدا چاہیگا۔ بے شک تیرا رب حکمت والا اور علم والا ہے۔ گویا کہ وہ حکیم و علیم خدا اسوقت تک دوزخ کی سزا دے گا۔ جب تک کہ شفا نہ ہوگی۔ یعنی جب تک بندہ اس معیار پر نہ آجائے گا۔ کہ وہ عبد کہلا سکے۔ کب شفا ہوگی؟ وہ علیم ہے۔ خوب جاننے والا ہے۔ کہ شفا کے لئے کتنا عرصہ درکار ہے۔ اس کی حکمت بالغہ اور اس کے کامل علم کا تقاضا ہے۔ کہ دوزخ کے شفاخانہ سے جب مریض صحتیاب ہو جائے۔ تو اُس کو اُس کے اصلی گھر یعنی جنت میں بھیجدے۔

دوسرا ثبوت

قرآن مجید کے مندرجہ ذیل مقامات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ محدود بد اعمال کے نتیجہ میں غیر محدود سزا نہیں ملے گی جتنا کسی نے عمل کیا ہوگا۔ اسی کے مطابق سزا بھی ملے گی۔ ہاں جنت خدا تعالیٰ کا فضل ہے جس میں مومن کے لئے حیات جاودانی ہے اور بے حساب اجر۔ (۱) جَزَآءً ۢ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (توبہ ع ۱۲) یہ بدلہ جہنم بسبب اسکے ہے جو وہ عمل کیا کرتے تھے۔ (۲) اليوم تُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍ ۢ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظلم اليوم (مومن ع ۲) آج ہر جان کو وہی بدلہ دیا جائے گا۔ جو اسنے عمل کیا۔ آج کے دن کوئی ظلم نہیں۔ (۳) هل يجزون الّا ما كانوا يعملون (اعراف ۱۷) انکو ویسا ہی بدلہ ملیگا جیسے ان کے اعمال تھے۔ (۴) ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (حج ع ۷) یہ دوزخ بدلہ ہے۔ جو تم نے اعمال آگے بھیجے تھے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ (۵) جَزَآءً وِّفَاقًا (النبیا ع ۱) یہ انکے اعمال کا پورا بدلہ ہے۔ (۶) كُلُّ امْرِئٍ ۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ (طور ع ۱) ہر شخص اس کے مطابق جو اس نے عمل کیا گرفتار بلا ہوگا۔ (۷) وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (احقاف ع ۲) دوزخیوں کے متعلق فرمایا۔ کہ ہر ایک کو اپنے اعمال کے موافق درجے ملیں گے۔ تاکہ ان کے اعمال کا بدلہ انکو پورا پورا دیا جائے۔ اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائیگا مومنوں کے متعلق فرمایا۔ (۱)

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ الخ (نور ع ۵) تاکہ اللہ انہیں اس کا بہترین بدلہ دے۔ جو وہ کرتے ہیں۔ اور اپنے فضل سے انہیں زیادہ دے۔ اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔ اس کے آگے کافروں کے متعلق فرمایا۔ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ۔ کہ ان کو پورا پورا حساب یا بدلہ دیا جائے گا۔ (۲) من جاء بالحسنة فله عشر امثالها ومن جاء بالسيئة فلا يجزى الّا مثلها وهم لا يظلمون (سورہ انعام آیت ۱۶۱/۱۶۲) جو کوئی نیکی کرتا ہے۔ اس کیلئے دس اس کی مثل ہیں۔ اور جو کوئی بدی کرتا ہے تو اس کی مثل ہی اس کو سزا دی جائے گی۔ اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ (۳) لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ۔ جو نیکی کرتے ہیں۔ ان کے لئے نیک بدلہ ہے۔ بلکہ اس سے زیادہ انعام ان کو دیا جائے گا۔ والذين كسبوا السيّات جزاء سيّئة ۢ بمثلها (یونس آیت ۲۶/۲۷) اور جو بدیاں کماتے ہیں۔ تو بدی کا بدلہ اسی کی مثل ہے۔ (۴) من عمل سيّئة فلا يجزى الّا مثلها ومن عمل صالحاً ... فاولٰئك يدخلون الجنّة يرزقون فيها بغير حساب (مومن ع ۵) جو بُرائی کرتا ہے۔ اسے اس کی مثل ہی بدلہ دیا جاتا ہے جو اس نے عمل کیا۔ اور جو نیکی کرتا ہے ... تو یہی لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور اس میں بے حساب اجر دئے جائینگے۔

ان آیات بینات سے ثابت ہے کہ اسلام کے نزدیک کسی کو اس کے حق سے زیادہ اجر دینا ظلم نہیں ہے۔ بلکہ اس کے حق سے زیادہ سزا دینا ظلم ہے۔ اور یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ جو سب سے بڑھ کر عادل ہے۔ اعمال بد کی سزا میں ظلم کرے۔ وہ اعمال جن کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ محدود ہوں مگر سزا غیر محدود اور لاانتہا دے دی جائے۔ ليس بظلّام للعبيد۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ آخری چہار آیات تو بالکل واضح ہیں۔ یعنی جو برائی کرتا ہے اسے اس کے مثل ہی بدلہ دیا جائیگا۔ اگر انسانی اعمال محدود ہیں تو سزا بھی محدود ہی ملے گی۔ اور جو نیک ہیں۔ ان کی نیکیاں کئی گنا

بڑھ جائیں گی۔ جیسے ایک دانہ جو زمین میں ڈالا جاتا ہے کئی دانوں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور انہیں لاانتہا اور بے حساب اجر دیا جائیگا۔ ساتویں آیت سے ظاہر ہے کہ دوزخ میں ہر ایک کو اعمال کے موافق درجے ملیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخی تدریجاً دوزخ سے نکالے جائیں گے یعنی جسقدر کم یا زیادہ کسی کی بد اعمالیاں ہیں۔ اور جسقدر کم یا زیادہ عذاب جہنم اس کے لئے ضروری ہے۔ اسی قدر وہ جہنم کے مختلف طبقوں میں رہ رہ کر باہر نکالے جائینگے۔ مذکورۃ الصدر آیات میں جنت اور دوزخ کے ذکر میں بیّن فرق ہے۔ جو بتا رہا ہے کہ جنت کی طرح دوزخ غیر منقطع نہیں۔ کیونکہ جنت میں بے حساب اجر ہے۔ اور دوزخ میں پورا پورا بدلہ اور سزا نیکی کی جزاء عمل سے زیادہ ملتی ہے۔ مگر بدی کی جزاء عمل سے زائد نہیں دی جاتی۔

تیسرا ثبوت

قرآن مجید میں جنت اور دوزخ کے ذکر میں یہ بھی ایک روشن فرق نظر آتا ہے کہ جہاں جنت کا ذکر ہے وہاں فرمایا۔ وما هم منها بمخرجين (حجر ع ۴) یعنی وہ وہاں سے نکالے نہیں جائینگے۔ لیکن دوزخ کے ذکر میں اسلوب بیان بدل دیا گیا اور فرمایا۔ وما هم بخارجين فيها (مائدہ ع ۶) وہ چاہیں گے کہ عذاب سے نکلیں مگر نکل نہ سکیں گے۔ غور کیجئے کہ بہشت والوں کے لئے ہے۔ وہ وہاں سے نکالے نہیں جائیں گے۔ لیکن دوزخ والوں کیلئے ہے۔ کہ وہ سزا بھگتے بغیر از خود نکل نہیں سکتے۔ اس اسلوب بیان کے فرق سے یہی ظاہر ہے۔ کہ جہنم کی زندگی دوامی نہیں۔

چوتھا ثبوت

اللہ تعالیٰ سورہ زلزال ع ۱ میں فرماتا ہے۔ فمن يعمل مثقال ذرّة خيراً يره ومن يعمل مثقال ذرّة شرّاً يره۔ کہ جو کوئی ایک ذرہ کے برابر نیکی کریگا۔ تو اُسے دیکھ لیگا اور جو کوئی ایک ذرہ کے برابر بدی کریگا۔ تو اسے دیکھ لیگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ جو بھی نیکی کرے گا۔ خواہ وہ کتنی ہی قلیل کیوں نہ ہو۔ انسان اُسے ضرور دیکھے گا۔ اب اس کی ایک ہی صورت ہے کہ بداعمالی کی سزا دیدی جائے۔ اور پھر نیک اعمال کی جزا شروع کر دی جائے۔ لیکن عذاب جہنم کو غیر منقطع ماننے کی صورت میں تو نیکیاں ساتھ ہی جہنم رسید ہو جائینگی

احمدی جماعتوں کیلئے سالانہ بجٹ پورا کرنے کا آخری موقع!

گذشتہ مجلس مشاورت کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بات پر خوشنودی کا اظہار فرمایا تھا کہ اس سال آمد کا بجٹ پورا کرنے میں جماعتوں نے پہلے سے زیادہ سرگرمی کا اظہار کیا ہے اور گذشتہ سال کی نسبت آمد زیادہ ہوئی ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کی بیداری اور فرض شناسی کا ثبوت ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ تمام جماعتیں اس قسم کا ثبوت پیش کریں۔ فروری ۱۹۴۲ء تک یعنی دس ماہ میں تمام جماعتوں نے جو رقوم بھیجیں۔ ان کا اصل بجٹ کے ساتھ مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جنہوں نے اپنا بجٹ پورا کرنے کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ چونکہ ابھی ان کے لئے موقع ہے۔ کہ فرض شناسی سے کام لے کر اپریل کے اخیر تک اپنا بجٹ پورا کر سکیں۔ اور اس طرح ان جماعتوں میں شریک ہو سکیں۔ جن کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بیرونی جماعتوں کے سکرٹریان مال اور دیگر عہدہ دار خاص طور پر توجہ کریں۔ اور وصولی چندہ کی سرگرم کوشش کر کے اپنا اپنا بجٹ پورا کریں۔

(ناظر بیت المال)

دورہ انسپکٹر تعلیم و تربیت

(۱) بٹالہ (۲) دھاریوال (۳) پٹھانکوٹ (۴) دولت پور ۱۴ر تا ۲۲ر اپریل

(۱) گورداسپور (۲) کلانور (۳) ڈیرہ بابا نانک (۴) دھرمکوٹ رندھاوا۔ ۲۳ر تا ۲۸ر اپریل

حلقہ ہائے امرتسر۔ ۲۹ر و ۳۰ر اپریل

(ناظر تعلیم و تربیت)

ہندوستان کے طول وعرض میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کے ماتحت ۲۹ امان مطابق ۲۹ مارچ کو ہندوستان میں مختلف مقامات پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کئے گئے جن کے متعلق نہایت شاندار رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان جلسوں میں مسلمانوں کے علاوہ ہندوؤں اور سکھ معززین نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرۃ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اخبار میں عدم گنجائش کی وجہ سے ان جلسوں کی روئیداد درج کرنیکی بجائے صرف ان مقامات اور مقررین کا ذکر کیا جاتا ہے۔

کلکتہ۔ مرشد آباد۔ بھرتپور کے جلسوں میں مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ نے مختلف وقتوں میں تقریریں کیں۔ **بنگہ**: مولوی عبدالعزیز صاحب ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم۔ گیانی واحد حسین صاحب نے تقریریں کیں۔ **چک ۹۸ سرگودھا**: سلطان احمد صاحب سیکرٹری خدام الاحمدیہ۔ چودہری عبدالجلیل صاحب۔ اور مولوی محمد یوسف صاحب نے سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ **سونگھڑہ**: سب رجسٹرار صاحب کی زیر صدارت جو ایک معزز ہندو ہیں۔ پانچ ہندو معززین نے جن میں ایک ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر دو گریجویٹ مدرسین۔ ایک گریجویٹ سب انسپکٹر آف سکولز۔ ایک کانگرسی لیڈر تھے تقریریں کیں۔ **پشاور**: صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب نے پشتو زبان میں۔ اور مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ۔ اور مولوی غلام احمد صاحب نے اردو میں تقریریں کیں۔ **لوندخوڑ**: پہلے اجلاس میں زیر صدارت خان بہادر کپتان طور خاں صاحب پنشنر۔ ڈاکٹر کپتان مہیش داس صاحب۔ اور مولوی محمد شفیع صاحب مولوی فاضل۔ اور مولوی محمد ذکریا صاحب ناظم جمیعۃ العلماء نے تقریریں کیں۔ دوسرے اجلاس میں زیر صدارت ڈاکٹر کپتان مہیش داس صاحب۔ خان بہادر کپتان طور خاں صاحب۔ اور شیخ عبداللطیف صاحب نے تقریریں کیں۔ **کوٹ میرا**: مولوی علی محمد صاحب اور مولوی نواب دین صاحب نے تقریریں کیں۔ **ہیٹی (لاہور)** جلسہ کامیابی کے ساتھ منایا گیا۔ **لاہور چھاؤنی**: زیر صدارت ملک محمد اشرف خانصاحب۔ چودہری عبدالستار صاحب بی۔ اے آنرز۔ ایل۔ ایل۔ بی

چودہری عبدالرحیم صاحب۔ پنڈت ایم۔ سی گپتا نے تقریریں کیں۔ **ونجواں**: مولوی محمد منشی خانصاحب مبلغ مقامی تبلیغ نے ایک گھنٹہ تقریر کی **بھینی شرقپور** محمد انور صاحب سیکرٹری تبلیغ نے تقریر کی۔ **سرگودھا**: زیر صدارت حافظ عبدالعلی صاحب بی۔ اے علیگ۔ مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی فاضل۔ سردار سادھو سروپ سنگھ صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ہیڈ ماسٹر خالصہ ہائی سکول۔ اور قریشی عبداللہ شاہ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ نے تقریریں کیں۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ڈپٹی کمشنر سرگودہ بھی جلسہ میں رونق افروز تھے۔ **لوال کوٹ شیخوپورہ** زیر صدارت مولوی محمد علی صاحب۔ سید محمد لطیف صاحب۔ اور بعد ازاں خود صاحب صدر نے تقریریں کیں۔ **داتہ زید کا**: زیر صدارت چودہری غلام محمد صاحب۔ محمد علی صاحب نے اپنا مضمون پڑھا۔ اور پنڈت لوادتا صاحب۔ اور میاں اللہ دتہ صاحب۔ مولوی حسن الدین صاحب اور صاحب صدر نے تقریریں کیں۔ **دھرم کوٹ بگہ**۔ علاوہ دیگر مقررین کے حافظ مبارک احمد صاحب لیکچرار جامعہ احمدیہ نے تقریر فرمائی۔ **انبالہ**: زیر صدارت جناب سردار لچھمن نرائن سنگھ صاحب ایڈووکیٹ۔ لالہ گوربخش سنگھ صاحب وکیل۔ ماسٹر سوندھے خانصاحب فیروز۔ اور بابو عبدالغنی صاحب اور بابو محمد مستقیم صاحب۔ اور بالآخر صاحب صدر نے تقریریں کیں۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ **گھٹیالیاں**: زیر صدارت شیخ غلام رسول صاحب چودہری شریف احمد صاحب۔ چودہری رشید احمد صاحب۔ مولوی حسن الدین صاحب فاضل اور سید نذیر حسین شاہ صاحب نے تقریریں کیں۔ **کپور تھلہ** مولوی شریف احمد صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے تقریر کی۔ **کیمبل پور**: زیر صدارت سید لطیف حسین شاہ صاحب سب انسپکٹر۔ جناب پنڈت شیو دت صاحب وید حکیم و جناب ملک محمد جعفر صاحب پلیڈر و ملک غلام نبی صاحب اے۔ ڈی۔ آئی۔ و حافظ ملک سلطان احمد صاحب سب انسپکٹر پولیس نے تقریریں کیں۔ **فیروزپور شہر**: زیر صدارت پیر صلاح الدین صاحب ای۔ اے۔ سی۔ پنڈت شو درشن صاحب پلیڈر اور سردار دلیپ سنگھ صاحب پبلک پراسیکیوٹر فیروزپور اور پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ اقصبا آنریری

صدر نے تقریریں کیں۔ **ملتان**: زیر صدارت جناب چودہری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار مولوی مشتاق احمد صاحب اور شیخ محمد حسین صاحب نے تقریریں کیں۔ ازاں بعد مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے تقریر فرمائی۔ **بھٹنڈہ**:

وصایا

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۱۲۰: منکہ غلام حسین ولد محمود خاں قوم جٹ چھٹہ عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن موہلکی۔ ڈاکخانہ خانکی تحصیل وزیرآباد۔ ضلع گوجرانوالہ۔ الف میری جائیداد منقولہ۔ غیر منقولہ اس وقت حسب ذیل ہے اراضی کیت ۲۶ ایکڑ۔ مکان جس کی بازاری قیمت ستارہ ہزار دوسو اٹھاون روپے نقد امانت صیغہ تحریک جدید پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ۔ دو ہزار سات سو بیالیس روپیہ جملہ جائیداد کی مالیت بیس ہزار روپیہ ہے۔ جملہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آج کی تاریخ کے بعد جو جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت بھی حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ ملازمت پر ہے۔ ۔۔۔ روپے تنخواہ ملتی ہے۔ ماہواری آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ب جائیداد منقولہ غیر منقولہ موجودہ کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ دو ہزار روپیہ آج ادا کر دیا ہے۔ کل ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ العبد غلام حسین موصی گواہ شد۔ ولی محمد ولد چودہری رحمت اللہ چک ۱۰۳ ر ب گ ب نالہ ضلع لائل پور۔ گواہ شد۔ ہدایت اللہ سرپنچ نمبردار چک ۳۵ جنوبی سرگودھا۔

نمبر ۶۱۲۵: شاہ محمد ولد حسن محمد قوم جٹ کاہلوں پیشہ زمیندارہ عمر ۴۲ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن شاہ پور امرگڑھ۔ ڈاکخانہ وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زمین ۴۲ کنال چاہی واقعہ موضع شاہ پور امرگڑھ ہے جس کی قیمت اندازاً ڈیڑھ ہزار روپے ہے (۲) مکان خام قیمتی پچاس روپے اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: شاہ محمد نمبردار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

وی، پی وصول فرمائے جائیں!

ہم نے حسب اعلانات سابقہ ان احباب کی خدمت میں جن کا چندہ ختم ہوچکا ہے یا ۲۰ اپریل تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اور جنکی طرف سے ۸ اپریل تک چندہ وصول نہیں ہوا۔ وی، پی ارسال کر دیئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وی، پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ امید ہے کوئی دوست یہ گوارا نہ فرمائیں گے۔ کہ ان کی عدم توجہی سے وی۔ پی واپس ہوکر دفتر کی مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب ہوں۔

مینجر "الفضل"

گواہ شد۔ غلام احمدؐ ارشد مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گواہ شد محمد حسن المعروف بابا محمد حسن گواہ شد۔ عبد الرحمٰن (مہر سنگھ)

نمبر ۶۱۲۴:۔ رشیم بی بی زوجہ چودھری شاہ محمد صاحب قوم جٹ کاہلوں عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہ پور امرگڑھ ڈاکخانہ وڈالہ بانگر۔ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ یکصد روپیہ نقد اور مہر بتیس روپے۔ کل ۱۳۲ روپے ہے۔ میں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے پاس زیور کوئی نہیں۔ الامۃ:۔ رشیم بی بی۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ محمد حسن المعروف بابا محمد حسن۔ گواہ شد (چودھری) شاہ محمد نمبردار خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ غلام احمدؐ ارشد مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ

نمبر ۶۱۲۳:۔ منکہ نقیر محمد ولد مہرا قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر تقریباً ۶۵ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۰۳ء ساکن ونجواں ڈاکخانہ کھلہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ (۱) اراضی زرعی حدی ملکیت رقبہ تین گھماؤں نہری وچاہی وبارانی واقعہ موضع ونجواں تحصیل بٹالہ قیمتی ۱۵۰۰/ روپے (۲) اراضی رقبہ ایک گھماؤں تین کنال جوکہ میں نے بیع لی ہوئی ہے واقعہ ونجواں جس کی قیمت خرید ۷۰۰/ روپیہ ہے (۳) مکانات سکونتی خام واقعہ موضع مذکور قیمتی اندازاً ۴۰۰/ روپے (۴) اراضی رقبہ دو گھماؤں چھ کنال واقعہ موضع ونجواں کے حقوق مرتہنی ۶۰۰/۔ کل ۳۲۰۰/ روپیہ گویا اس وقت میری کل جائیداد کی قیمت اندازاً ۳۲۰۰/ روپے ہے۔ میں اپنی اس مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کا کوئی حصہ یا اس کی قیمت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو ایسی جائیداد یا رقم میرے حصہ وصیت کردہ میں سے منہا سمجھی جائے گی۔ اگر بوقت وفات میری اس جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد بھی ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ورثاء کو اس میں اعتراض کا کوئی حق نہ ہوگا الغرض بوقت وفات میری جو بھی جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ورثاء یا تو صدر انجمن احمدیہ سے قیمت طے کرکے اس کی قیمت ادا کریں گے۔ ورنہ صدر انجمن احمدیہ میری جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ پر اپنا قبضہ کرنے کی حقدار ہوگی۔ میری سالانہ آمد اندازاً مبلغ ۱۵۰/ روپے ہے۔ میں اپنی اس آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ سال میں دو دفعہ ہر فصل کے موقعہ پر نصف نصف داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ آمد کی کمی بیشی کے مطابق حصہ بھی کمی بیشی ہوتا رہیگی۔ العبد:۔ نقیر محمد ونجواں۔ گواہ شد حاجی محمد سیکرٹری مال ونجواں۔ گواہ شد حسین بخش ونجواں۔
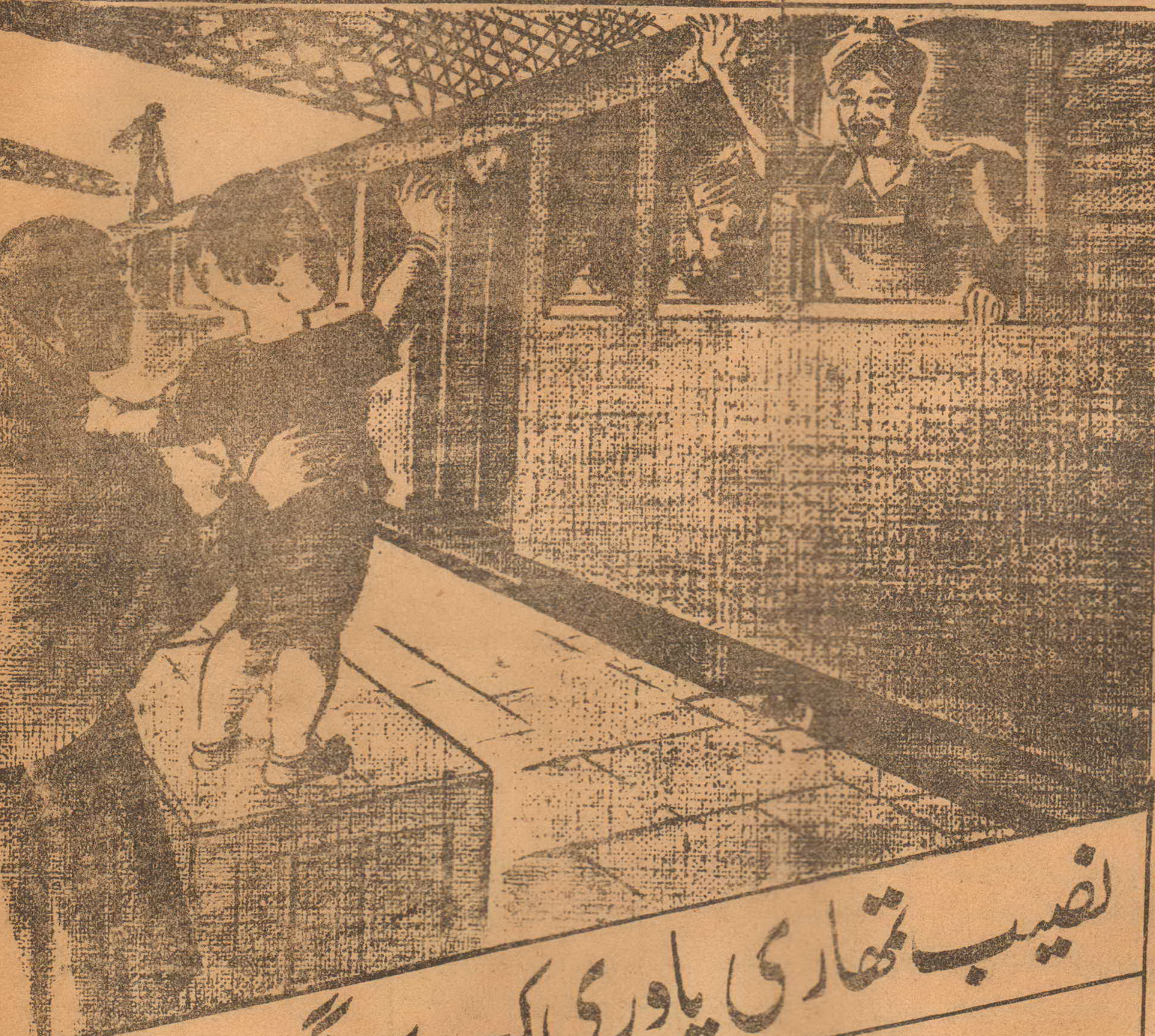
اعلان نکاح

بتاریخ ۱۱ اپریل ۱۹۴۲ء بروز ہفتہ بابو ناصر احمدؐ خانصاحب۔ ولد بابو محمد اسمٰعیل خانصاحب ٹیچر میو سکول آف آرٹس لاہور کا نکاح مسماۃ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت مرزا غلام نبی صاحب مسگر امرتسر کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر خاکسار نے پڑھا۔ خدا تعالیٰ جانبین کے لئے خیر وبرکت کا موجب کرے۔

بہاول شاہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن۔ ۱۴ اپریل۔ بلغاریہ کے وزیر اعظم نے اپنے ملک کی خارجی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ یورپ میں نیا نظام قائم کرنے کیلئے بلغاریہ جرمنی اور اٹلی سے پورا تعاون کریگا۔

لنڈن۔ ۱۴ اپریل۔ روس میں سمالنسک کے محاذ پر گھمسان کی جنگ لڑی جا رہی ہے۔ جس میں بیس روسی ڈویژن حصہ لے رہے ہیں۔ نیز کالینن کے محاذ پر بھی سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ روسی فوجوں نے یہاں ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔

واشنگٹن۔ ۱۴ اپریل۔ امریکن وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ بلغاریہ۔ رومانیہ اور ہنگری وغیرہ ملکوں نے اگر روس کے خلاف محوریوں کی امداد کی۔ تو امریکہ بھی ان کے خلاف اعلان جنگ کر دیگا۔

لنڈن۔ ۱۴ اپریل۔ آج وزیر ہند نے دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ اس خبر میں قطعاً کوئی صداقت نہیں۔ کہ برما میں ہندوستانی فوج جاپانیوں سے مل گئی ہے۔

واشنگٹن۔ ۱۴ اپریل۔ امریکن اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ ہٹلر نے سویڈن کے جرمن سفیر کو اتحادیوں سے صلح کی قطعی شرائط بھیجی ہیں۔ تا برطانی سفیر کے ذریعہ انہیں اتحادیوں تک پہنچایا جا سکے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس نے کہا ہے۔ کہ روس کو کچلنے کے لئے جرمنی کو آزاد چھوڑ دیا جائے۔ تو۔ جرمنی اپنے مقبوضہ ممالک میں اتحادیوں کو مراعات دے گا۔ اور جاپانی پیش قدمی کو بھی روک دے گا۔ آج جب امریکن وزیر خارجہ سے اسکے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو اس نے کہا۔ امریکن گورنمنٹ کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں۔

واشنگٹن۔ ۱۴ اپریل۔ امریکہ کے ایک جنگی نمائندے کوریگیڈر کی جنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ آئندہ دس روز میں اس کا فیصلہ ہو جائے گا۔ وہاں سپلائی اور ٹرانسپورٹ میں رکاوٹ پیدا ہو چکی ہے۔

واشنگٹن۔ ۱۴ اپریل۔ سرکاری حلقوں کی اطلاع ہے۔ کہ روس نے ایک نوٹ کے ذریعہ جاپان گورنمنٹ کو متنبہ کر دیا ہے۔ کہ اگر روس کے لئے سامان جنگ لانے والے امریکن جہازوں پر جاپانی بحری یا ہوائی بیڑے نے کوئی حملہ کیا۔ تو روس اسے جاپان کی طرف سے اپنے خلاف اعلان جنگ تصور کریگا۔

دہلی۔ ۱۴ اپریل۔ امریکہ سے پنڈت نہرو کو اس مضمون کے تار موصول ہو رہے ہیں۔ کہ ہندوستان کے مسئلہ کے حل کے لئے صدر روزویلٹ کو ثالث مقرر کر لیا جائے۔ وہ ہندوستان اور برطانیہ میں سمجھوتہ کرا دینگے۔

مدراس۔ ۱۴ اپریل۔ صوبائی گورنمنٹ کے دفاتر مختلف مقامات پر منتقل کئے جا رہے ہیں۔ زیادہ تر ضلع چتوڑ کے مقام مدن پلے میں رہیں گے۔ ریلوے کے دفاتر بھی یہاں بند ہو گئے ہیں۔ اور جلد دوسرے مقامات پر کھلیں گے۔ ہنگامی حالات میں شہر کو خالی کرنے کے انتظام کئے جا رہے ہیں۔

پٹنہ۔ ۱۴ اپریل۔ یہاں گورنمنٹ نے ایک کمیونک میں بتایا ہے۔ کہ عنقریب دشمن ہندوستان کے ساحل پر اترنے کی کوشش کریگا۔ مگر اس کی ہر کوشش کا پامردی سے مقابلہ کیا جائے گا۔ اور اسے مکمل طور پر شکست دیجائیگی۔

چنکنگ۔ ۱۴ اپریل۔ چینی نائب وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ ہندوستان پر فوری طور پر جاپانی حملہ ہونے والا ہے نیز برما میں چونکہ بارشوں کا موسم شروع ہونے والا ہے۔ اس لئے جاپانی مانڈلے پر جلد از جلد قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

دہلی۔ ۱۴ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برما میں کل سارے محاذ پر گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ دشمن میاگ نگے کے گاؤں پر قابض ہو چکا ہے اور ٹانگ ونگٹی کے جنوب میں دباؤ زیادہ ڈال رہا ہے۔

دہلی۔ ۱۴ اپریل۔ ہندوستان کی ہوائی فورس کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ تین روز میں رائل ایرفورس کے ایک قافلے نے جزیرہ انڈیمان میں پورٹ بلیئر کی بندرگاہ پر حملہ کیا۔ اور بعض ہوائی کشتیوں کو ڈبو دیا۔ نیز برما میں دشمن کی فوجوں پر مشین گنوں سے گولیاں چلائیں۔

وشی۔ ۱۴ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وشی گورنمنٹ کو نئی بنیادوں پر قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے آئندہ موسیو لاوال کو نائب وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔ وزیر خارجہ اور وزیر داخلہ بھی وہی ہوگا۔ اور باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ عنقریب مارشل پیٹان اسکے حق میں دستبردار ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ ایڈمرل ڈارلان کو فوج کا انچارج بنا دیا گیا ہے کہا جاتا ہے۔ کہ یہ جرمنی کے دباؤ کا نتیجہ ہے۔ جس نے نوٹس دیا تھا۔ کہ اگر فرانس نے ۱۷ اپریل تک جرمنی سے تعاون کا ثبوت نہ دیا۔ تو سخت کارروائی کیجائیگی۔

طہران۔ ۱۴ اپریل۔ ایران گورنمنٹ نے جاپان سے تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔ اور جاپانی سفیر کو ایک ہفتہ کے اندر اندر نکل جانے کا حکم دیدیا ہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ طہران کا جاپانی قونصل خانہ محوریوں کے حق میں پروپیگنڈا کا مرکز بنا ہوا تھا۔ اور جاپانی سفیر محوری ایجنٹوں کو تنخواہیں دیتا تھا۔

دہلی۔ ۱۴ اپریل۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ یکم مئی سے پٹرول کے راشن میں ۳۳ فیصدی تخفیف کر دیجائیگی۔ پبلک سے اپیل کی گئی ہے کہ اپنی موٹروں اور لاریوں میں گیس پروڈیوسر لگائیں اور سفر کم کریں۔

دہلی۔ ۱۴ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ سر موریس گائر چیف جسٹس آف انڈیا کانگرس اور گورنمنٹ کے درمیان ایک سمجھوتہ کی کوشش کرنیوالے ہیں۔

انقرہ۔ ۱۴ اپریل۔ ترکش گورنمنٹ نے برلن۔ پیرس۔ برن اور بعض دوسرے مقامات سے اپنے قونصل جنرل اور ڈپلومیٹ واپس بلا لئے ہیں۔ حالانکہ ان کے عہدوں کی میعاد جون میں ختم ہونیوالی تھی۔ تین ماہ قبل بلا لینے کی کوئی وجہ بیان نہیں کیگئی۔

لنڈن۔ ۱۴ اپریل۔ جاپانیوں نے ڈچ ایسٹ انڈیز میں یہ قانون نافذ کیا ہے کہ جو غیر ملکی جاپان گورنمنٹ کی وفاداری کا حلف نہ لیں گے۔ انہیں کسی قسم کا تحفظ حاصل نہ ہوگا۔ غیر ملکیوں کیلئے رجسٹریشن فیس ادا کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے ہندوستانی مردوں کے لئے سو اور عورتوں کے لئے پچاس گلڈر ادا کرنے ضروری ہیں۔

دہلی۔ ۱۴ اپریل۔ گورنمنٹ ہند نے ایک شوگر کنٹرولر مقرر کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اور کھانڈ کی قیمت پونے بارہ روپے فی من مقرر کر دی ہے۔

چنکنگ۔ ۱۴ اپریل۔ صوبہ ہونان میں جاپانیوں نے جو زبردست حملہ کیا تھا۔ اسے چینی فوجوں نے پسپا کر دیا۔ اور جاپانی فوج کے ایک حصہ نے ہتھیار ڈال دیئے۔

کراچی۔ ۱۴ اپریل۔ امریکہ میں ہندوستان کے ایجنٹ جنرل سر شنکھم چیٹی آج یہاں پہنچ گئے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا کہ امریکہ میں ہر ماہ نوے بحری جہاز۔ اور پانچ ہزار طیارے بنائے جا رہے ہیں۔ اور اسلحہ سازی کی بڑی بڑی سکیموں پر عمل ہو رہا ہے۔ اور اہل امریکہ کو کامل امید ہے۔ کہ وہ دشمنوں پر کامل فتح حاصل کر لیں گے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی